آں عقل کجا کہ در کمال تو رسد

آں دیدہ کجا کہ در کمال تو رسد

مقام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزمِ عشاق

جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

نیو پٹھان والا، جھنگ روڈ، فیصل آباد موبائل نمبر: 0300 666 17 55

مقام سید المرسلین

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

اما بعد

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

محترم قارئین کرام! انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کا نام بھی ایسا نہیں پایا جاتا کہ وہ نام ہی اپنے مسمی کے کمالات نبوت کا شاہد عادل ہو مثلاً آدم علیہ السلام کے معنی گندم گوں ہیں۔ ابوالبشر کا یہ نام ان کی جسمانی رنگت کو ظاہر کرتا ہے۔ نوح علیہ السلام کے معنی آرام ہیں۔ باپ نے ان کو آرام و راحت کا موجب قرار دیا۔ اسحٰق علیہ السلام کے معنی ہنسنے والا، ہشاش بشاش چہرہ والے تھے۔ یعقوب علیہ السلام کے معنی پیچھے آنے والا۔ یہ اپنے بھائی عیسو کے ساتھ توام پیدا ہوئے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کے معنی پانی سے نکالا ہوا۔ ان کا صندوق پانی سے نکالا گیا تب یہ نام رکھا گیا۔ یحییٰ علیہ السلام عمر دراز بوڑھے ماں باپ کی بہترین آرزوؤں کا ترجمان ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام سرخ رنگ، گلگوں چہرہ کی وجہ سے یہ نام تجویز ہوا۔

اسمائے بالا پر غور کریں وہ کسی طرح مسمی کی عظمت روحانی یا نبوت کی طرف ذرا بھی اشارت نہیں رکھتے۔ مگر اسم محمد ﷺ کی شان خاص ہے۔ حضور ﷺ کا ذاتی نام محمد ﷺ بھی ہے اور احمد ﷺ بھی۔ ہر دو اسماء ذاتی ہیں۔ وحدت مادہ موجود ہے یعنی حمد سے بنے ہیں۔ جب صفات میں کمال اور نعوت میں جلال اور فطرت میں احسان بریز اور فیضان عالم کے فضائل جمع ہو جائیں تو اس مجموعی کیفیت کا نام حمد ہوگا۔ ثناء و تکریم۔ رفعت شان و رفعت ذکر اور استلزام جود و عطا کا مجموعہ حمد کہلاتا ہے۔ محمد حمد سے مبالغہ کے لئے ہے یہ اس لئے کہ محبوب کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے ہاں محمود ہیں۔ زمرہ انبیاء و مرسلین میں بھی محمود ہیں اور اہل زمین کے نزدیک بھی محمود ہیں۔ محمد اور احمد کے معانی میں الگ الگ فرق یہ ہے کہ محمد وہ ہے جس نے رب السموت والارض کی حمد و ثنا جملہ اہل الارض والسماء سے بڑھ کر کی ہو لہذا اسم پاک علم بھی ہے اور صفت بھی۔ وہ اپنے معانی کے اعتبار سے کمالات نبوت پر دال ہے اور مدلول بھی۔ یہ وہ خصوصیت ہے جس سے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے اسماء ساکت ہیں۔

محمد ﷺ

ترا محمد و احمد زمین خواند و زمان
فزوں ترا از تو کسے را نہ مدح گفت زمان

احمد ﷺ

حمید باشد و محمود ذات ربانی
نہ برتر از تو کنے گفت حمد سبحانی

رحمت للعالمین ﷺ

وہی ہوسکتا ہے جس نے اہل عالم' بلکہ عالم در عالم کی بہبود و سعود' رفاہ وفلاح' خیر وصلاح' عروج و ارتقا' صعاو بہا کے لئے بلا شائبہ غرض اور بلا آمیزش طمع اپنی مقدس زندگی کو صرف کیا ہو۔ جس نے بندوں کو اللہ قادر و کریم سے ملایا ہو۔ جس نے الٰہی جلوہ انسانوں کو دکھایا ہو۔ جس نے دل کو پاک' روح کو روشن' دماغ کو درست' طبع کو ہموار بنایا ہو۔ جس کی تعلیم نے امن عامہ کو مستحکم اور مصلحت عامہ کو استوار کیا ہو۔ جو غریبی و امیری' جوانی و پیری' امن اور جنگ' امیر اور ترنگ' گدائی و بادشاہی' مستی و پارسائی' رنج و راحت' حزن و مسرت کے ہر درجہ' ہر پایہ اور ہر مقام پر انسان کی راہبری کرتا ہو۔ جس نے فلک کی بلندی' زمین کی پستی' رات کی تاریکی' دن کی روشنی' سورج کی چمک' جگنو کی دمک' ذرہ کی پرواز' قطرہ کی طراوت میں عرفان ربانی کی سیر کرائی ہو۔ جس کی تعلیم نے درندوں کو چوپانی' بھیڑوں کو گلہ بانی' رہزنوں کو جہاں بانی' غلاموں کو سلطانی شاہوں کو اخوانی سکھائی ہو۔ جس نے خشک میدانوں میں علم و معرفت کے دریا بہائے ہوں۔ جس نے سنگ سرخ زمینوں سے کتاب و حکمت کے چشمے چلائے ہوں۔ جس نے خود غرضوں کو محبت قومی کا دردمند بنایا ہو۔ جس نے دشمنوں کو اپنا جگر بند ٹھہرایا ہو۔

وہ غریبوں کا محب' مسکین کا ساتھی' شاہوں کا تاج آقاؤں کا آقا' غلاموں کا محسن' یتیموں کا سہارا' بے آسروں کا آسرا' بے خانماؤں کا ماویٰ' دردمندوں کی دوا' چارہ گروں کا دردمند' مساوات کا حامی' اخوت کا بانی' محبت کا جوہری' صبر کا منبع' صدق کا معدن' خاکساری کا نمونہ' رحمت ربانی کا پتلا' اولین انسان' آخرین رسول' اگر رحمۃ للعالمین نہ ہوگا تو پھر ان جملہ صفات کے جامع کا اور کیا نام ہوگا۔ کتاب شفا میں حدیث ذیل بہ روایت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کی ہے۔ اس سے جان رحمت ﷺ کے محاسن اخلاق اور مکارم عادات کا وضوح بخوبی ہوتا ہے۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال سالت رسول اللہ ﷺ عن سنتہ فقال

☆ المعرفتہ راس مالی والشوق مرکبی والحزن رفیقی والرضا غنیعتی والیقین قوتی والجهاد خلقی "معرفت میرا راس المال ہے' شوق میری سواری ہے' حزن میرا رفیق ہے' رضا میری غنیمت ہے' یقین میری خوراک ہے اور جہاد میرا اخلق ہے"۔

☆ والعقل اصل دینی وذکر اللہ انیسی والعلم سلاحی والعجز فخری والصدق شفیعی وقوۃ عینی فی الصلواۃ "عقل میری دین کی اصل ہے' ذکر الٰہی میرا انیس ہے' علم میرا ہتھیار ہے' عجز میرا فخر ہے' صدق میرا ساتھی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"۔

☆ والحب اساس والثقته کنزی والصبر وداسی والذهد حرفتی والطاعة حسبی ''محبت میری بنیاد ہے' اعتماد میرا خزانہ ہے' صبر میرا لباس ہے' زہد میرا حرفہ ہے اور طاعت میرا بچاؤ ہے''۔ ایک ایک حرف معارف کا خزینہ ہے۔

انا اعطیناك الكوثر ''ہم نے آپ (ﷺ) کو کوثر عطا کیا''۔ کوثر بروزن فوعل ہے اور یہ وزن مبالغہ کے لئے آتا ہے لفظ کثرت تو خود ہی فراوانی افزونی کے معنی کیل لئے ہے جب اسے بھی بروزن مبالغہ استعمال کیا گیا تو اس کے معنی کثرت بالائے کثرت اور فروانی بیش از فواوانی اور افزونی بر افزونی ٹھہرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ کوثر کے معنی وہ خیر کثیر ہے جو اللہ نے خصوصیت سے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی اس خیر کثیر کے تحت بہت سی اشیاء کا ذکر کیا جا سکتا ہے جیسا کہ امام فخر الدین رازی نے ذکر کیا ہے۔

☆ امت محمد یہ۔

☆ کوثر سے مراد اسلام ہے۔

☆ کوثر سے مراد کثرت امت ہے۔

☆ کوثر سے مراد قرآن مجید ہے۔

☆ کوثر سے مراد وہ فضائل کثیرہ اور محامد جمیلہ اور نعوت متکاثرہ ہیں جو وجود باجود محبوب ﷺ میں مندرج اور منطوری تھے۔

☆ کوثر سے مراد سید کثیر الخیر ہے۔

حقیقت و مقام سید المرسلین محبوب خدا ﷺ

ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله ، يد الله فوق ايديهم ''(یا رسول اللہ ﷺ) جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے'' (سورۃ فتح)۔

تفسیر شیخ محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ

جان رحمت ﷺ سے بیعت کرنا اللہ سے بیعت کرنا ہے کیونکہ حضور پر نور ﷺ اپنے وجود سے فانی اور اپنی ذات' صفات اور افعال میں اللہ تعالیٰ سے متحقق اور باقی ہیں پس جو کچھ آپ ﷺ سے صادر ہوا یا آپ ﷺ کی طرف سے منسوب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے صادر ہوا اور اسی کی طرف منسوب ہے۔ پس حضور ﷺ سے بیعت عین اللہ سے بیعت ہے۔

تفسیر عرائس البیان

حضرت ابوبکر واسطی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ محبوب کریم ﷺ میں

بشریت عاریت اور اضافت کے طور پر ہے پس محبوب کبریاء ﷺ سے بیعت اللہ سے بیعت ہے۔

تفسیر روح البیان

اللہ تعالیٰ نے محبوب کریم ﷺ کو اپنے کمالات کا مظہر اور اپنی تجلیات کا آئینہ بنایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ محبوب کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات' صفات اور افعال میں فانی ہیں اس لئے حضور پرنور ﷺ نے فرمایا ''جس نے مجھ کو دیکھا تحقیق اس نے حق کو دیکھا''۔

تفسیر فتوحات مکیہ

شیخ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو لوگ رحمت دو جہاں ﷺ سے بیعت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ حق ہے۔ اسے جان لو اور جو چیز ہم محبوب کریم ﷺ کے حق میں لائے ہیں اسے ظاہر کرو اور چھپاؤ نہیں کیونکہ وہ چھپائی نہیں جا سکتی۔

حضرت شیخ عبدالکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فرمایا کہ انما بمنزله ما الا ہے اور اس کی تقدیر یہ ہے کہ جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کرتے ہیں وہ بیعت نہیں کرتے مگر اللہ سے۔ یہ ثابت ہے کہ محمد ﷺ بیعت کئے گئے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے شہادت دی کہ بوقت بیعت آپ محمد ﷺ نہیں بلکہ اس وقت آپ ﷺ غیب میں اللہ ہیں۔

جواہر النصوص

شیخ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں جان رحمت ﷺ کے ہاتھ کا اللہ کے ہاتھ میں غائب ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں کیا گیا بلکہ اسے اللہ کے ہاتھ سے تعبیر فرمایا ہے۔ محبوب کریم ﷺ ظہور مخصوص میں مقید اور ظہورات کثیرہ متنوعہ میں موجود ہیں اس لئے ارشاد ہوا کہ جس نے اولوالامر کی نافرمانی کی اس نے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی وہ خدا کا نافرمان ہوا۔ من یطع الرسول فقد اطاع الله ''جس نے محبوب کبریاء ﷺ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی'' (سورۃ نساء)۔

تفسیر عرائس البیان

شیخ ابو محمد شیرازی فرماتے ہیں کہ محبوب کبریاء ﷺ اپنی صفات سے فانی اور اوصاف حق کے ساتھ قائم ہیں۔ ظاہر و باطن میں محبوب کریم ﷺ کو اپنی رسوم سے فنا اور اللہ کے ساتھ بقاء حاصل ہے پس آپ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور آپ ﷺ کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

تفسیر روح البیان

اس آیت میں اشارہ ہے کہ محبوب کریم ﷺ وصف فنا کی وجہ سے فانی فی اللہ اور باقی باللہ اور اللہ کے ساتھ قائم ہیں۔ پس آپ ﷺ جو معاملہ خلق کے ساتھ کرتے ہیں اس میں اللہ کے خلیفۂ برحق ہیں اور جو معاملہ خلق آپ ﷺ سے کرتی ہے اس میں اللہ آپ کا خلیفہ ہے۔

فتوحات مکیہ

اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے انبیاء علیہم السلام کی زبان پر خطاب کیا اور اس کی ذات پاک ان سے محبوب کریم ﷺ کی صورت میں چھپ گئی۔ اس لئے فرمایا کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یعنی محبوب کریم ﷺ ظاہر میں خلق اور باطن میں حق ہیں چونکہ یہ ثابت ہو چکا کہ وجود میں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں۔ ذات اگرچہ شہود میں متکثر ہے لیکن وجود میں ایک ہے ایک کو ایک میں ضرب دینا کسی شے کو اس کی ذات میں مارنا ہے پس وہ اپنی جنس کے بغیر کچھ عطا نہیں کرتی۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ''اور آپ ﷺ نے خاک کی مٹی نہیں پھینکی جب کہ آپ نے پھینکی لیکن وہ اللہ نے پھینکی'' (سورۃ انفعال)۔

حضرت شیخ الاکبر رحمتہ اللہ علیہ

چونکہ مالک کائنات ﷺ بقاء باللہ کے مقام پر تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے محبوب کریم ﷺ کی طرف فعل کو منسوب فرمایا۔ باوجودیکہ محبوب کریم ﷺ سے اس فعل کی نفی کی اور اس فعل کو اپنی ذات کی طرف ثابت کیا تاکہ عین جمع میں تفصیل کے معنی کا افادہ کرے۔

تفسیر عرائیس البیان

محبوب کریم ﷺ نور صفات کے ساتھ متحد ہونے کے بعد نور ذات کے ساتھ متحد ہوئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے اتحاد ذاتی کا مرتبہ معلوم کرانے کے واسطے یہ فرمایا۔

تفسیر روح البیان

یہ مقام تجلی ہے جب اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں سے کسی صفت کے ساتھ بندہ پر تجلی فرماتا ہے تو اس صفت کے مناسب بندہ سے فعل سرزد ہوتا ہے پس جب اللہ تعالیٰ محبوب کریم ﷺ پر صفت قدرت کے ساتھ تجلی ہوا تو جس وقت آپ ﷺ نے مشت خاک پھینکی آپ ﷺ کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ تھا۔

فتوحات مکیہ

محمد ﷺ کے ہونے کی نفی اور اپنی ذات کو عین محمد ﷺ ثابت کیا ہے۔ اے محمد ﷺ! آپ صورت حق میں ظاہر ہوئے۔ اس لئے آپ کے پھینکنے سے وہ کام ہوا جو بشر سے نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے

شروع کیا اسی پر ختم فرمایا۔ پہلے محبوب کریم ﷺ سے فعل رمی کی نفی فرمائی پھر اس کو جان رحمت ﷺ کے لئے ثابت کیا اور آخر میں اپنی ذات کی طرف منسوب کر کے پھر حضور ﷺ سے اس فعل کی نفی کر دی۔ اے کاش کہ میں جانتا کہ وسط میں کون ہے کیونکہ وہ نفی اور اثبات کے درمیان ہے یعنی آپ ﷺ اپنے وجود سے فانی اور وجود الٰہی سے باقی ہیں۔ وہ آنکھ جس سے تو نے اللہ کا پھینکنا ادراک کیا اس آنکھ کے سوا ہے جس سے تو نے حاکم کائنات ﷺ کا پھینکنا دیکھا۔ پس اگر تو صاحب علم ہے تو جان لے کہ تیرے لئے وہ آنکھیں ہیں اور یقین سے معلوم کر لے کہ محمد ﷺ کی صورت جسدی میں مشت خاک پھینکنے والا اللہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وما رمیت یعنی ''آپ ﷺ نے نہیں پھینکی''۔ پس نفی کی اذ رمیت یعنی ''جب کہ آپ نے پھینکی''۔ پس ثابت کیا عین اس چیز کو جس کو نفی کیا تھا۔ ولکن اللہ رمیٰ ''لیکن وہ اللہ نے پھینکی تھی''، یعنی نفی کیا اس کو جس کو ثابت کیا تھا پس۔ اثبات رمی دو نفیوں کے وسط میں ہے اور پہلی نفی دوسری کی عین ہے اور وسط کا عین دو نفیوں کے درمیان ہے جس کا ثابت رہنا محال ہے اس لئے وہ حصر کیا گیا ہے حصر اس پر حکم کرتا ہے خاص کر جب کہ دوسری نفی پہلی پر غالب ہے کیونکہ اس میں خاک کا پھینکنا اللہ کے لئے ثابت ہے نہ کہ وسط کے لئے۔ پس شہود حسی میں خاک کا پھینکنا آنحضرت ﷺ کے لئے ثابت ہے جیسا کہ کلمۂ حق میں آپ پھینکنے والے بھی ہیں اور نہ پھینکنے والے بھی! ایسے ہی کلمہ الٰہی میں آپ محمد ﷺ بھی ہیں اور نہ محمد ﷺ بھی کیونکہ اگر آپ محمد ﷺ ہوتے جیسا کہ آپ کی صورت دکھائی دیتی ہے تو پھینکنے والے بھی آپ ﷺ ہی ہوتے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ کا پھینکنا نظر آتا ہے پس جب کلام حق سے آپ کے پھینکنے کی نفی ہو گئی تو آپ ﷺ کا وجود نہ رہا کیونکہ آپ ﷺ کے وجود اور پھینکنے میں کوئی فرق نہیں۔

پس پھینکنے والا اللہ ہے اور ظاہر کی آنکھ محمد ﷺ کو دیکھتی ہے۔ اے سالک تو رمی مذکور میں اس موثر کو دیکھ کر وجود حق تعالیٰ کو صورت محمدی ﷺ میں کیسے نازل کیا کہ ہر ایک اسے دیکھتا ہے اور عارفوں کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جاہل انکار کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وتراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون۔ اس آیت مبارکہ میں اس امر کی تصریح ہے کہ محبوب کریم ﷺ کی حقیقت کو آنکھیں ادراک نہیں کر سکتیں جیسا کہ اللہ کو مخلوق کی آنکھیں ادراک نہیں کر سکتیں۔

ولقد اتینک سبعا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو سات چیزیں دیں''، یعنی سات صفات جو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں یعنی حیات، علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر اور کلام۔ اور وہ دہرائی جاتی ہیں یعنی آپ میں ان کا ثبوت دو بار ہے۔ اول وجود قلب کے مقام میں دوم بقاء کے مقام میں۔ مقام وجود قلب میں جب آپ ﷺ اخلاق الٰہی کے ساتھ متخلق ہوئے اور اوصاف خداوندی کے ساتھ موصوف ہوئے بقاء کے مقام میں جب آپ فانی التوحید کے بعد وجود حقانی کے ساتھ مشرف ہوئے۔ پھر فرمایا کہ قرآن عظیم دیا یعنی ذات جو تمام صفات کی جامع ہے وہ بھی آپ ﷺ کو عطا فرمائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ جان رحمت ﷺ کی ذات جامع جمیع صفات اور تمام کمالات الٰہیہ کی حامل ہے اور یہی وہ بار

امانت ہے جسے انسان کامل کے سوا کوئی اٹھا نہ سکا۔ یعنی ہم نے آپ ﷺ کو اپنی صفات میں سے سات صفتوں کے انوار کا لباس پہنچایا تا کہ آپ ﷺ ان کے ساتھ موصوف ہوں پس آپ ﷺ ربانی، الٰہی، جبروتی، ملکوتی، جلالی، جمالی، نوری، قدسی، اولی، آخری، رحمانی، جسمی، ذاتی، صفاتی بن جائیں۔

اور سات آیات دہرائی ہوئی صفات قدیمہ کے ساتھ سمندر ہیں آپ ﷺ کو ان کے انوار سے لباس ربوبیت پہنایا۔ پس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے علم سے عالم۔ اس کی قدرت سے قادر۔ اس کی سمع سے سمیع۔ اس کی بصر سے بصیر۔ اس کی کلام سے متکلم۔ اس کے ارادہ سے مرید اور اس کی حیات سے زندہ ہو گئے۔ اس لئے آپ ﷺ علم الٰہی سے علم ماکان ومایکون کو جانتے ہیں۔ اس کی قدرت سے آسمانوں اور زمینوں کے اعیان بدلتے ہیں اور سمع الٰہی سے دلوں کی حرکات کو سنتے ہیں اور بصر الٰہی سے جو کچھ ضمیروں میں ہے دیکھتے ہیں اور کلام الٰہی سے ربوبیت اور عبودیت کے حقائق بیان فرماتے ہیں اور ارادہ الٰہی سے جو چاہتے ہیں ہو جاتا ہے اور حیات الٰہی سے مردہ دلوں کو اور فانی بدنوں کو زندگی عطا فرماتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ان سات دہرائی ہوئی صفات قدیمہ کے انوار عطا فرمائے۔ مزید برآں حضور ﷺ کو قرآن عظیم بخشا جس نے آپ کو اللہ تعالیٰ کے تمام اسموں، نعمتوں، صفتوں اور اس چیز کی خبر دی جس کی طرف تمام صفات نہیں پہنچ سکتے کیونکہ صفات الٰہی غیر متناہی ہیں پس آپ ﷺ کو قرآن سے تمام صفات ذاتی اور صفاتی کا عرفان ہوا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا یعنی محبوب کریم ﷺ کو محل ارادت سے محل محبت کی طرف۔
اور محل محبت سے محل معرفت کی طرف۔
اور محل معرفت سے محل توحید کی طرف۔
اور محل توحید سے محل تفرید کی طرف۔
اور محل تفرید سے محل فنا کی طرف۔
اور محل فنا سے محل بقاء کی طرف۔
اور محل بقاء سے محل اتصاف کی طرف۔
اور محل اتصاف سے محل اتحاد کی طرف لے گیا۔

پس آپ ﷺ میں حدوثیت کی رسموں سے کوئی شے قدم کے حدوث پر غالب ہونے کی وجہ سے باقی نہ رہی اور رحمت دوجہاں ﷺ کو اپنے فضل اور آیات کی رویت سے اپنی صفات کی رویت کی طرف اور اپنی صفات کی رویت سے اپنی ذات کی رویت کی طرف سیر کرائی اور اپنے جمال کا مشاہدہ کرایا۔ پس آپ ﷺ نے حق کو حق کے ساتھ دیکھا اور وہاں صفت حق کے ساتھ موصوف ہوئے۔ پس آپ ﷺ کی صورت آپ ﷺ کا روح۔ آپ ﷺ کا روح آپ ﷺ کی عقل۔ آپ ﷺ کا عقل آپ ﷺ کا دل اور آپ ﷺ کا دل آپ ﷺ کا سر ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی آنکھیں اور کان اور قلوب اور

ارواح اور عقول حق میں فنا ہو گئے۔ پس خدا نے خدا کو دیکھا' خدا نے خدا کو جانا اور خدا نے خدا سے سنا۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ دائما وسرمدا۔

الذین یتبعون الرسول النبی الامی ''لوگ محبوب کریم ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امی ہیں''۔ امی سے مراد تمام موجودات کی ام ہے اور سب کائنات کی اصل کیونکہ فرمایا ہے ''سب سے پہلی چیز جو پیدا کی وہ میری روح ہے'' اور حدیث قدسی مین ارشاد ہوتا ہے۔ ''اے محمد ﷺ! اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں عالم کو پیدا ہی نہ کرتا''۔ اس لئے محبوب کریم ﷺ موجودات کا اول اور اس کا اصل ہیں یہی وجہ ہے کہ محبوب کریم ﷺ کو امی سے خطاب فرمادیا گیا جیسا کہ مکہ کو ام القریٰ یعنی تمام شہروں کا مبداء اور اصل ام الکتاب مین ام انہی معنی میں آیا ہے۔

وبالحق انزلناہ وبالحق نزل ''ہم نے قرآن کو ساتھ حق کے اتارا ہے اور وہ ساتھ حق کے اترا ہے۔ یعنی ہم نے قرآن کو اس وقت اتارا جب نبی کریم ﷺ کی بشریت مقام فنا میں باکلیہ زائل ہو گئی اور فرق ثانی یعنی مرتبہ جمع الجمع میں چہرہ قدم سے حدوث کی صفت کافور اور ذات واجب و باقی کے انوارات سے امکان کا اندھیرا دور ہو گیا تا کہ آپ ﷺ کا محل وجودی ہو پس قرآن کا نازل ہونا عین جمع سے مظہر تفصیل پر احکام تفاصیل کا ظاہر ہونا ہے۔ پس قرآن حق کے ساتھ حق پر نازل ہوا۔

فتدل فکان قاب قوسین او ادنی ''پس رہ گیا فرق دو کمال کے برابر یا اس سے بھی تھوڑا''۔ محققین کے نزدیک کلمہ محبوب کریم ﷺ کے قلب پاک کی طرف اشارہ ہے اور تـدل آپ ﷺ کے دل مظہر کی طرف قاب قوسین آپ ﷺ کے روح مقدس کا مقام ہے اور او ادنیٰ آپ ﷺ کے سر منور کا مرتبہ ہے۔ جان رحمت ﷺ کا نفس مقام خدمت میں ہے۔ آپ کا دل منزل محبت میں۔ آپ ﷺ کا روح مقام قربت میں اور آپ ﷺ کا سر مرتبہ مشاہدت میں۔

☆ حضرت ابوالحسن نوری رحمتہ اللہ علیہ سے اس آیت کے معنی میں سوال کیا گیا تو فرمایا۔ ''جہاں جبرائیل علیہ السلام کی گنجائش نہیں وہاں کس کی ہستی ہے کہ اس مقام میں کلام کرے۔ رحمت دو جہاں ﷺ نے حدوں اور جہتوں کے باہر خیمہ لگایا اور نور ذات کی چادر آپ ﷺ کا پردہ ہو گیا۔ آپ ﷺ کی ہستی کا اندھیرا دور ہوا اور آپ ﷺ نور ذاتی کے پردہ میں پردہ نشین ہوئے۔ کون ہے جو اس پردہ سے پردہ ساز ہو اور اس پردہ کا راز بیان کرے''۔

خیمہ بروں ذد ز حدود و جہات
پردۂ اوشد تتق نور ذات
تیرگی ہستی از او دور گشت
پردگی پردہ آن نور گشت
کیست کہ ازاں پردہ شود پردہ ساز

زمـــزمــــہ گــویــد ازاں پــردہ بـــاز

قابل قوسین مقام توحید ہے اور او ادنیٰ مقام وحدت۔ پڑے ہوئے تھے ہزاروں پردے کلیم دیکھو تو جب بھی غش تھے میں اس کی آنکھوں کے صدقے جس نے یہ جلوہ یوں بے حجاب دیکھا۔

ھو الذی خلقکم من نفس واحدہ ''اللہ وہ ہے جس نے تم کو نفس واحد سے پیدا فرمایا'' (سورۃ اعراف)۔ نفس واحد آدم علیہ السلام ہیں جیسا کہ تمام نفوس نفس واحد یعنی نفس آدم علیہم السلام سے پیدا ہوئے ایسے ہی تمام ارواح روح واحد سے پیدا ہوئے اور وہ روح محمد ﷺ ہیں۔ پس جان رحمت ﷺ ابوالارواح ہیں جیسے حضرت آدم ابوالبشر ہیں چنانچہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا ''جو چیز اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمائی وہ میری روح ہے''۔ نیز فرمایا کہ ''میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسا باپ بیٹے کے لئے ظاہر میں آدم علیہم السلام کی اولاد ہوں لیکن حقیقت میں جد کی جد ہوں''۔

گـــر بـــصـــورت مـــن آدم زادہ ام!

مـــن بـــمـــعـــنـــی جـــد جـــد افتـــادہ ام

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راحت جاں ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ تیری عمر کتنے سال ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے صرف اتنا علم ہے کہ حجاب چہارم میں ایک ستارہ ۷۰ ہزار سال میں ایک دفعہ ظاہر ہوتا ہے اور میں نے اسے ۷۲ مرتبہ دیکھا ہے۔ رحمت دوجہاں ﷺ نے فرمایا۔ اے جبرائیل علیہ السلام! مجھے پروردگار کی عزت کی قسم! وہ ستارہ میں ہوں۔

فاوحی الی عبدہ ما اوحی ''پس اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو کی''۔ معراج کی رات حضور پرنور ﷺ و جو دوحی ہوئی اس کی کئی اقسام ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو ہر ایک کو پہنچائی وہ احکام شریعت ہیں۔ دوسری قسم معارف الٰہیہ ہیں جو خواص تک پہنچائے۔ تیسری قسم وہ حقائق ہیں اور علوم ذوقیہ کے نتائج ہیں یہ خاص الخاص تک پہنچائے۔ چوتھی قسم وہ ہے جو محبوب کریم ﷺ کے ساتھ باقی ہے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہی خاص فرمایا ہے۔ وہ حضور پاک ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان راز ہے پس وہ محل مخصوص اور راز مخفی ہے۔ وما ارسلناك الا رحمة للعالمين (سورۃ انبیاء)۔ ''عالم'' علیت کی صفت سے بنا ہے یعنی وہ ہر ایک سے جس میں نمودار ہونے' ظہور پکڑنے' اپنی ہستی کو نمایاں کرنے اور اپنی وجود کی نمود رکھنے کی قابلیت ہے وہ لفظ ''عالم'' سے موسوم ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس لفظ کا استعمال انواع واصناف واجناس کے ممیز کرنے میں اکثر کیا جاتا ہے۔ عالم جمادات' عالم نباتات' عالم حیوانات' عالم علوی' عالم سفلی اور جذبات و ذہنیات وکوائف کے لئے بھی استعارۃ اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عالم وجد' عالم شوق' عالم شباب وغیرہ۔ الغرض لفظ ''عالم'' کا استعمال مخلوق مادی وذہنی تک وسیع ہے۔ عالمین صیغہ جمع ہے اور جملہ عوالم پر اس کا احاطہ ہے۔ رب العالمین نے جان رحمت ﷺ کو رحمت اللعالمین

فرما کر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ جس طرح پروردگار کی الوہیت عام ہے اور اسکی ربوبیت سے کوئی چیز بھی لاپروا نہیں رہ سکتی اسی طرح کوئی شے بھی حضور ﷺ کی رحمت سے خود کو مستغنیٰ ثابت نہیں کر سکتی۔

انا من الله والمومنون منی ''میں اللہ کے نور سے ہوں اور سب مومن میرے نور سے ہیں'' (حدیث)۔ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ کنز مخفی سے ظاہر ہو اور چاہا کہ اپنی معرفت کے لئے عالم کوئی پیدا کرے جیسا کہ حدیث قدسی میں ارشاد ہے ''میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے خلق کو پیدا کیا''۔ تمام موجودات اس تجلی ازلی میں بصورت اعیان ثابتہ علم الٰہی میں موجود تھے اور خدا نے ان کی قابلیتوں سے جانا کہ حدوث اور قدم کے درمیان عدم مناسبت کی وجہ سے وہ اس کی معرفت کی طاقت نہیں رکھتے اور محبت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ ان پر ظاہر ہوتا کہ وہ اسے پہچانیں پس اس محبت سے اپنے محبوب ﷺ کو پیدا فرمایا تا کہ اس کے اور خلق کے درمیان نسبت صحیح ہو اور وہ اسے اس کی نسبت سے جان لیں۔ پس عالم تجلیات صفات کا مظہر ہے اور محبوب ﷺ تجلیات ذات کے مظہر۔ جیسا کہ صفات کی فرع ہے ایسی ہی عالم محبوب کریم ﷺ کی فرع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میری روح پیدا کی پھر اس سے عرش و کرسی اور تمام علویات اور سفلیات کو پیدا فرمایا (حدیث از حضرت جابر رضی اللہ عنہ)۔ جان رحمت ﷺ ذات کے مظہر ہیں اور انبیاء علیہم السلام اسماء اور صفات کے مظہر باقی عالم علوی اور سفلی سوائے اولیاء اللہ' محمد ﷺ کے اسمائے افعال کے مظہر اولیاء اللہ' انبیاء علیہم السلام کی طرح اسماء وصفات الٰہی کے مظہر ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے صفاتی نام رکھے گئے ہیں اور حبیب پاک ﷺ کو ذاتی نام سے پکارا مثلاً نور اور حق۔ خیر مکمل' خلق مجسم' رحمت عالم' شافع محشر' ہر منزل پہ مشعل منزل' برحق ہادی' کامل راہبر' جس کی تمنا عین عبادت' جس کی طلب' ایمان سراسر' جس کا تخیل ذہن کی منزل' جس کا تصور روح کا محور۔

ہو جو اس در کا غلام حشری
اس کی قسمت اس کا مقدر

یہ ناقص خاکپائے درویشاں' خوشہ چین اہل عرفان' یاران طریقت کی خدمت میں معروض ہے کہ شہباز بلند پرواز فضائے عالم سبحن الذی اسریٰ۔ وسیمرغ قاب قوسین او ادنیٰ اور شاہد خلوت خانۂ اخصاص فاوحیٰ الی عبده ما اوحی نازنین بارگاہ خاص ولسوف یعطیك ربك فترضی۔ شہنشاہ لولاک۔ تاجدار ارسلنک۔ سید کل ختم الرسل۔ محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت ذات کا ادراک کما حقہ تمام عقول وافہام خلائق سے کہنہ اللہ تعالیٰ کی طرح ارفع و اعلیٰ ہے۔ وہ نور الٰہی جس کی وحدت عظمیٰ' احدیت ذاتیہ' واحدیت اسمائیہ کے درمیان برزخ کبریٰ ہے وہ سر کماہی جس کی صورت لامع جمیع کمالات الٰہیہ اور خلقیہ کی جامع ہے۔ وہ ذات حق کا تعین اول جس کے عرفان میں عقل حیران و پریشان ہے وہ وجود مطلق کا سر اعظم جس کے میدان معرفت مین قلم اعلیٰ بھی سرگرداں ہے بھلا اس نور اول احمد بے

یم علیه التحیته و التسلیم کی ذات اقدس کوئی کیا جانے۔

اس عین مطلق کی شان مقدس کو کوئی کیا سمجھے جس کی بیعت بیعت الٰہی، جس کی اطاعت اطاعت خداوندی، جو ساقی فیاض شراب حق اور صاحب عرش محمود ہے، کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے۔

ہاں وہ جرعہ نوشان بحر حقیقت جن کے مشام جان میں گلزار احمدی ﷺ کی بعض خوشبوئیں پہنچی ہیں ان کے سوا اس راز سربستہ سے کوئی واقف نہیں۔ چونکہ ہم ناقص حقیقت محبوب کبریا ﷺ کا فہم وادراک کما حقہ نہیں پا سکتے۔ اس لئے یہی بس ہے کہ ہم جان رحمت ﷺ سے ایک نسبت اور تعلق قائم کریں۔ تعلق جس قدر زیادہ ہوتا چلا جائے گا حقیقت محمدیہ ﷺ ظاہر ہوتی چلی جائے گی اور اپنے انوار و تجلیات سے طالب کو نوازتی چلی جائے گی (بقدر ظرف و تعلق)۔

رحمت دو جہاں ﷺ کی بارگاہ عالی سے تعلق معنوی کی دو اقسام ہیں۔ اول یہ کہ محبوب کریم ﷺ کی صورت بشری کو ہمیشہ حاضر رکھنا اور استحضار کی حالت میں اجلال و تعظیم اور ہیبت کے ساتھ ادب اختیار کرنا۔ اگر تو صورت کو حاضر نہ کر سکے تو اگر کبھی خواب میں زیارت سے مشرف ہوا ہو تو وہ صورت پاک حاضر رکھ۔ اگر یہ سعادت بھی میسر نہ آئی ہو تو محبوب کریم ﷺ کا کثرت سے ذکر کر۔ شاہ خوباں ﷺ پر کثرت سے درود پڑھ اور یہ خیال کر کہ گویا محبوب کریم ﷺ کی حیات میں جان رحمت ﷺ کے روبرو اجلال و تعظیم اور ہیبت اور حیاء کے ساتھ متادب ہے کیونکہ محبوب کریم ﷺ تم کو دیکھتے ہیں اور تیرے ذکر کو سنتے ہیں۔ اس کو ذہن میں ایسا حاضر کر کہ محبوب کریم ﷺ کی روحانیت کا ظاہر مشاہدہ کرے۔

دوسری قسم تعلق معنوی سے جان رحمت ﷺ کی حقیقت کاملہ کا حاضر کرنا ہے لیکن راہبر کامل کی عنایت سے شاید یہ میسر آ جائے لیکن اپنی ہمت کو بلند رکھ تا کہ تو محبوب کریم ﷺ کو آپ ﷺ کے بلند مظاہر میں آپ ﷺ کے معالی کبریٰ کے ساتھ دیکھ لے۔ اگر یہ میسر آیا تو تیری روح محبوب کریم ﷺ سے الفت پکڑے گی اور محبوب ﷺ تیرے لئے ظاہر میں حاضر اور تو محبوب ﷺ کو موجود پائے گا اور محبوب کریم ﷺ کے ساتھ کلام اور خطاب کرے گا اور محبوب کریم ﷺ تم کو جواب دیں گے اور تجھ سے خطاب اور کلام فرمائیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ پر درود بھیجتا ہوں جو خلق عظیم کے ساتھ مخصوص ہیں اور قرآن مجید کے ساتھ متخلق ہیں اور اپنے نعلین کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف اور پھر عرش کریم پر سیر کرائے گئے۔ اے اللہ! آپ ﷺ پر آپ ﷺ کی آل رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر بہترین درود وسلام ہو۔

آں عقل کجا کہ در کمال تو رسد
آں روح کجا کہ در جمال تو
گیرم کہ تو پردہ برگرفتی زجمال
آں دیدہ کجا کہ در کمال تو رسد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لوگر دل جیتتے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارِج اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن